بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۰۵

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ✕ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم یکشنبہ

جلد ۳۱ | ۸ ماہ وفا ۱۳۲۲ھش | ۶ شعبان ۱۳۶۲ھ | ۸ اگست ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۸۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۶ ماہ ظہور۔ آج ۲½ ۶ بجے شام کی گاڑی سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ واپس ڈلہوزی تشریف لے گئے۔ ڈلہوزی ۷ ماہ ظہور۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور قریباً پونے دس بجے صبح بخیریت ڈلہوزی پہنچ گئے ہیں۔ اور حضور کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ۔ حضور کے ہمراہ سیدہ ام ناصر احمد صاحب اور سیدہ ام متین بھی پہنچ گئیں۔ ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب بھی جو حضور کے ہمراہ یہاں آئے تھے واپس چلے گئے۔ سیدہ ام طاہر احمد کی طبیعت ابھی خراب ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

قادیان ۷ ماہ ظہور۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سردرد کی تکلیف ہے۔ احباب حضرت

روزنامہ الفضل قادیان — ۶ شعبان ۱۳۶۲ھ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی قلبی کیفیات

جماعت احمدیہ میں احکام شریعت کے عملی نفاذ کے متعلق

قادیان ۶ ماہ ظہور ۱۳۲۲ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آج علالت طبع کے باوجود ایک نہایت ہی اہم خطبہ ارشاد فرمایا۔ یہ مفصل خطبہ تو عنقریب حضور کے ملاحظہ اور نظر ثانی کے بعد انشاء اللہ شائع کیا جائے گا۔ مگر اس لئے کہ احباب خطبہ کے مفہوم سے کسی قدر آگاہ ہو جائیں۔ اُس کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

حضور نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ تین مہینے سے غالباً کچھ زیادہ عرصہ ہو گیا ہے۔ جبکہ مجھے یہاں خطبہ جمعہ پڑھنے کا موقع ملا تھا۔ اس کے بعد ایک لمبی بیماری کی وجہ سے میں خطبہ نہیں پڑھ سکا۔ جہاں تک بیماری کا تعلق ہے۔ گو اس کی شدت اب نہیں رہی۔ لیکن اب بھی بخار اور کھانسی کی شکایت باقی ہے اور گلے کی تکلیف جس کے متعلق ڈاکٹروں کا تو یہ خیال ہے۔ کہ یہ زیادہ سخت بیماری نہیں۔ لیکن میرا اپنا احساس یہ ہے۔ کہ سب سے زیادہ گلے میں ہی تکلیف ہے۔ اور اب بھی معمولی گفتگو یا معمولی سی کلام کے بعد آواز بہت بھرا جاتی اور بعض دفعہ تو قریباً بیٹھ جاتی ہے ان حالات میں گو ڈاکٹر گلے کی تکلیف کو کوئی سنجیدہ مرض قرار نہیں دیتے۔ لیکن جو گلے کے امراض کے ماہرین ہیں۔ ان کی اور بعض دوسرے ڈاکٹروں کی یہ ہدایت ہے۔ کہ مجھے کلی طور پر بولنے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ یعنی ایسی خاموشی کہ سلام کا جواب تک نہ دوں۔ اور اگر کوئی چیز مانگوں تو اشارے سے مانگوں۔ اور اشارے سے ہی بات کروں۔ لیکن ان کی اس ہدایت پر میں عمل نہیں کر سکا۔ اور شائد وہ یہی کہیں کہ اسی وجہ سے گلے کی تکلیف ابھی تک ٹھیک نہیں ہوئی۔

لیکن باوجود اس وجہ کی موجودگی کے میں ڈلہوزی سے اسی نیت کے ساتھ آیا تھا۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے تو میں جمعہ کا ایک خطبہ وہاں پڑھا کر آؤں۔ خواہ وہ چند فقروں کا ہی کیوں نہ ہو۔ اور اس خواہش کے پورا ہونے پر میں اللہ تعالیٰ کا بے انتہاء شکریہ ادا کرتا ہوں۔

خطبہ کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ بیماری کے ان ایام میں بعض اوقات میں نے بڑے بڑے لمبے عرصہ تک دعائیں کی ہیں۔ کہ مجھے ایک دفعہ اپنے بعض خیالات کے تحریری طور پر یا تقریری طور پر بیان کرنے کا موقع مل جائے۔ اور بعض وقت ایسے بھی آئے ہیں۔ کہ مجھے چند الفاظ کے تحریر کرنے کی بھی توفیق نہیں تھی۔ اور اس وقت یہ یہ خیال کرتے ہوئے کہ شاید بیماری کا حملہ زیادہ ہو کر میں اس قابل بھی نہ رہوں۔ میں نے اپنی وصیت لکھ کر محفوظ کر دی تھی۔

حضور نے فرمایا۔ جہاں تک سلسلہ کی تنظیم کا تعلق ہے۔ اور شریعت کے احکام کے نفاذ کا تعلق ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ یہ میرے ہی زمانہ خلافت میں انتظام جاری ہوا ہے۔ مجھے اپنی زندگی میں بارہا یہ بات سننے کا موقع ملا ہے۔ کہ تم کو اس مصیبت میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ کیوں نہ تم لوگوں کو صرف نصیحت کرنے پر ہی اکتفا کرو اور شریعت کے احکام کے نفاذ کے لئے کسی سزا کے فکر میں مبتلا نہ ہو۔ میرے کانوں میں مختلف وقتوں میں یہ آوازیں بھی آئی ہیں۔ کہ یہاں ظلم کیا جاتا ہے۔ اور شریعت کے احکام کے توڑنے پر لوگوں کو سزائیں دی جاتی ہیں۔ بیماری کے ان ایام میں یہ تمام واقعات ایک ایک کر کے میری آنکھوں کے سامنے آنے شروع ہوئے۔ اور میں نے اپنے نفس سے پوچھا۔ کہ یہ جو کچھ میں نے کیا ہے کیا میں نے اس میں غلطی کی ہے۔ یا جماعت کے لوگوں سے سختی سے کام لیا ہے۔ مگر باوجود اس کے کہ میں اُس وقت اپنے آپ کو زندگی کی نسبت موت کے زیادہ قریب سمجھتا تھا۔ میرے نفس نے ایک منٹ کے لئے بھی مجھے ملامت نہیں کی۔ اور میں نے ان سارے امور کا جائزہ لیتے ہوئے یہی فیصلہ کیا۔ کہ اگر مجھے دوبارہ جوانی کی عمر دی جائے۔ اور دوبارہ اتنا ہی عرصہ خلافت کرنے کیلئے دیا جائے جتنا اب تک دیا جا چکا ہے۔ تب بھی میں وہی کام دوبارہ کروں گا۔ جو اس بارہ میں پچھلے ۲۶ سال میں کرتا رہا ہوں۔ میں نے جو کچھ کیا ہے۔ سلسلہ اور اسلام کی عظمت کے لئے کیا ہے۔ اور ان لوگوں کی بھلائی کے لئے کیا ہے۔ جن کو سزائیں دینے کا مجھے موقع ملا ہے۔ میں نے کسی کو اس لئے سزا نہیں دی۔ کہ اس سے میرے نفس کو یا میرے مال اور جان کو نقصان پہنچا ہے۔ بلکہ ہر سزا جو میں نے دی ہے۔ اسلام کی عظمت۔ قرآن کی عظمت۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظمت اور احمدیت کی عظمت کے لئے دی ہے۔ یہ ہے میرے دل کی وہ کیفیت جو اُس وقت پیدا ہوئی۔ اور میں دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ احمدیت میں ایسے لوگوں کو ہمیشہ قائم رکھے۔ جو اسلام اور احمدیت کے مقابلہ میں اپنے باپ۔ اپنے بھائی۔ اپنی ماں۔ اپنی بیوی۔ اپنے بچوں اور اپنے عزیز ترین دوستوں میں سے کسی کی بھی رعایت کرنے والے نہ ہوں۔ اُن کے غصے بھی خدا کے لئے ہوں۔ اور انکی محبتیں بھی خدا کے لئے ہوں۔

تینوں موروچوں پر فتح

روسیوں نے لے لئے بیلگراڈ اور ادھر کیٹانیہ ہے زیر فوج اتحاد چھاؤنی منڈا میں داخل ہو گئی امریکی فوج انحیس نے مات کھائی ہو ل الاز کا ہے رشاد

اکمل

فرانس کی شکست کے اسباب

ذیل میں مشہور فرانسیسی لیڈر جنرل جیرو کی ایک یادداشت کے ملخص کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ جو انہوں نے سقوط فرانس کے اسباب و علل پر بحث کے متعلق لکھی ہے جس میں ہمارے لئے کئی سبق ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کے احباب اس سے بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

جنرل موصوف لکھتے ہیں۔

سب سے پہلے اہم سوال پیدائش کی رفتار کا ہے۔ اور اس لحاظ سے جنگ سے پہلے بھی فرانس خودکشی کے کنارے پر تھا۔ اہلی زندگی کی جگہ بے اولاد جوڑے لے رہے تھے۔ دنیا کا امیر ترین ملک جہاں کی زمین ہر محنتی شخص کو سب کچھ دینے کو تیار ہے وہ ملک خود بخود اپنی آبادی کو کم کر رہا تھا فرانس کے لوگ باتوں میں بہت وقت ضائع کرتے تھے۔ دلکش پروگرام بناتے بہت سے نیلے فیتے Blue Ribbons (بلند ترین اعزاز کا نشان) تقسیم کئے گئے۔ فٹ بال رگبی اور باکسنگ کے مقابلے۔ گھوڑ دوڑیں۔ سائیکل اور موٹر کے مقابلے روزانہ ترقی پر تھے۔ اور نتیجہ اس سب کچھ کا صاف۔ ابتداء میں بظاہر نظریہ مقابلہ کی دوڑ ٹھوس تھی۔ جو مشقت کا عادی اور تکان کی برداشت کی اہلیت پیدا کرنے والی تھی۔ لیکن درحقیقت شراب کے سبب اور امراض خبیثہ کے زخموں کی وجہ سے مجموعہ فرانس کا ڈھانچہ کمزور اور دبلا ہو گیا تھا۔ جسم کے تار ڈھیلے پڑ گئے۔ اور مقابلہ کی طاقت جاتی رہی۔ ۱۹۴۰ء کا سپاہی ۱۹۱۴ء کے سپاہی کا مقابلہ نہ قوت برداشت کے لحاظ سے کر سکتا تھا۔ اور نہ ہی ٹریننگ کے لحاظ سے وہ مارچ جنگ کے قابل بہت ہی کم تھا۔ اور کام کرنے کی اہلیت اس سے بھی کم رکھتا تھا اسے ہر وقت نیند کی ضرورت شدت کے ساتھ محسوس ہوتی۔ یہ تھے اوصاف ۱۹۴۰ء کے سپاہی کے۔

ہم نے ۱۹۴۰ء سے لے کر ۱۹۱۸ء تک انسانی طاقت سے بڑھ کر کوشش کی۔ ہم اس امتحان سے اس حالت میں نکلے۔ کہ جسمانی اور اخلاقی دونوں لحاظ سے تھک چلے تھے ہمارا نصب العین فتح سے فائدہ اٹھا کر ایک بہتر دنیا بنانا نہیں تھا۔ بلکہ ہم خود عیش و آرام کی زندگی چاہتے تھے۔ فرانسیسی سوسائٹی کے ادنیٰ سے لے کر اعلیٰ افراد تک اپنے لئے سامان تفریح کے خواہاں تھے۔ یا یوں کہیئے کہ وہ اپنے آپ کو عیاشی میں غلطاں کرنا چاہتے تھے۔

سکول میں یہ بچے اور نوجوان کیا سیکھتے تھے؟ انانیت۔ ذاتی مفاد کا خیال اور حسد۔ اور پھر ہر روحانی امر کا انکار۔ ہر الٰہی امر کی نافرمانی اور ہر اچھے نصب العین کی مخالفت دہریت کا اگرچہ اعلان تو نہ کیا گیا تھا۔ تاہم اس کی حوصلہ افزائی ضرور ہوتی تھی۔ کیا فوجی خدمات اس ضرورت کی اصلاح کر سکتی تھیں۔ یا ان غلطیوں کو دور کر سکتی تھیں؟ یقیناً نہیں بالخصوص جبکہ فوجی خدمات کا وقت ایک سال سے گھٹا کر عملاً صرف چار ماہ کر دیا گیا تھا۔ اور جیسا کہ میں یقین رکھتا ہوں۔ بعض سپاہی اپنے افسروں اور عہدوں تک سے ناواقف تھے۔ مختصراً یوں سمجھئے۔ کہ ملک کے نوجوان تعداد اور خوبی دونوں لحاظ سے نکمے تھے۔ اور یہ تھا ہمارے فتح کے بعد بیس سالوں کا سرمایہ نوجوان فوج کا ایک چھوٹا سا جزو تھے اگر ہم ساری قوم پر بحیثیت مجموعی نظر ڈالیں۔ تو صاف نظر آتا ہے۔ کہ فرانسیسی حکام کا نہ اہلیت کھو چکی تھی۔ ہر شخص اختیارات کو بجائے اہل لوگوں کے سپرد کرنے کے خود استعمال کرتا تھا۔ ۱۹۱۹ء اور ۱۹۳۹ء کے درمیان فرانس میں با اختیار حکومت کا تقریباً خاتمہ ہو گیا۔ گورنمنٹ خواہ کسی نام سے بنی۔ اس میں صرف تفرقہ ہی تفرقہ نظر آتا تھا۔ ہمیں اپنی گورنمنٹ میں فرانس کبھی بھی نظر نہ آیا۔ وزارتیں تو بہت بنیں اور بگڑیں۔ مگر ان سب کی بناوٹ بجائے خود ایک بدنامی تھی۔ ہمارے کمشنڈ اور نان کمشنڈ افسران میں اکثریت ایسے لوگوں کی تھی۔ جو کمانڈ کرنے میں تامل کرتے تھے۔ خواہ معاملہ کتنا ہی اہم کیوں نہ ہو۔ بالکل یہی حال کارخانوں کا تھا۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ صنعتی پیداوار میں کمی واقع ہوئی۔ صحیح طریق کار مفقود ہو گیا۔ اور تحکم بڑھ گیا۔ خواہ ایک ایسی ٹائپسٹ جو لپ سٹک پر وقت صرف کر کے دفتر میں ۱۵ منٹ دیر سے پہونچتی تھی۔ یا ایک موٹر ڈرائیور جو اپنا وقت ضائع کرتا تھا اور ایک فٹر جو بجائے اپنے اوزار کو پالش کرنے کے اپنے ہمسایہ سے فضول گفتگو میں پانچ منٹ گنوا آتا۔ ان سب کا وجود قوم کے لئے ایک نقصان دہ بوجھ تھا۔ لیکن اخلاقی نقصان مادی نقصان اس سے بھی زیادہ تھا فرانسیسی مرد جو ابتدا سے ہی افسران کی نافرمانی کا عادی تھا۔ اور کام کرانے کا نااہل۔ اب من مانی کارروائیاں کرنے لگا۔ ریزرو فوج کا فوجی جو اپنی رجمنٹ میں واپس آتا تھا۔ اسے نہ خود اطاعت کرنا آتی تھی۔ نہ اطاعت کرا سکتا تھا۔ اور جبکہ کرنیل اور جرنیل کارپورل کا کام کرتے ہوں تو ظاہر ہے۔ کہ گھر کے حالات کیونکر دگرگوں نہ ہوں۔ چار سالہ جنگ نے ہمیں مرنا اور مشکلات اٹھانا تو سکھا دیا۔ لیکن کام کا طریق نہ بتایا ۱۹۱۴ء تک فرانسیسی مزدور و دہقان محنتی تھا۔ ...... ایسی کفایت شعاری جسے بعض لوگ کنجوسی کا نام دیتے تھے فرانسیسی لوگوں کی راہ نما تھی۔ مگر ۱۸-۱۹۱۴ء کی جنگ کے بعد یہ روح ہم لوگوں میں قائم نہ رہی۔ امریکنوں کی آمدان کے طریقوں کا رواج پا جانا۔ اور ان کا لایا ہوا سامان تعیش ان سب باتوں نے فرانسیسی لوگوں کے تمدن اور طرز بود و ماند کو تہ و بالا کر دیا۔ اور وہ اب اربوں اور پدموں کے حساب کرنے لگ گئے۔

ناجائز تعیش ترقی پر تھا۔ عطریات کے تاجر خوب کماتے تھے۔ مالک، مزدور، فورمین ماتحت غرضیکہ ہر ایک کو آسائش کا خیال پہلے آتا تھا۔ اور کام کا بعد۔ سب کے سب کام کم کرنا چاہتے تھے۔ ...... صدیوں سے گرجا کی طرف سے حکم چلا آتا ہے کہ اتوار کا دن آرام کے لئے مقرر ہے۔ اور یہ کہ اس تعطیل کو سختی کے ساتھ منانے میں ہی ہفتہ وار آرام حاصل ہو سکتا ہے۔ لیکن اس حکم کو بھی نظر انداز کر دیا گیا۔ سب سے پہلے کام کا چھوٹا انگریزی ہفتہ ملک میں رائج ہوا۔ اور مالک اور مزدور کے مابین سمجھوتہ کی بنیاد کام کے گھنٹوں پر ہوتی تھی۔ ۴۸ گھنٹوں سے ۴۵ اور پھر ۴۰ گھنٹوں پر نوبت پہونچی۔ مالک کے آگے مزدور ہزارہا مرتبہ سینکڑوں عذرات پیش کرتا تھا۔ موسم گرما میں مزدور ساحل سمندر کی طرف جانا چاہتا تھا۔ تو بہار کے موسم میں شکار کا بہانہ اور سرما کے موسم میں کھیلوں کا عذر پیش کرتا۔ مزدور کی نظر وسیع ہوتی گئی۔ اور وہ خود اپنے لئے فیصلے کرتا تھا نہ صرف کام کے اوقات میں کمی ہوئی بلکہ کام کی روح بھی مکروہ ہوئی۔ کام سے دلچسپی قائم نہ رہی۔ فرانسیسی صنعتی پیداوار کی عمدگی مضبوطی۔ ظاہری دلکشی اور پائیدار نفاست کے سب اسباب پہلے تو کم ہوئے اور پھر بالکل غائب۔ امریکہ والوں کے طریق کو اختیار کیا گیا۔ اور اس امر کو بھلا دیا گیا کہ فرانس اور امریکہ کی روح اور جسم میں بہت فرق ہے۔ کام کی اہلیت اور محنت کی بجائے ذاتی اثر و رسوخ کے ذریعہ کامیاب ہونا زیادہ آسان ہو گیا۔ سیاسیات باہمی سمجھوتہ۔ وقتی مصلحت اور دھوکہ دہی بن کر رہ گئیں۔ اچانک بہت سے وکلاء پروفیسر اور اخبار نویس اپنی ابتدائی ڈگری حاصل کرتے ہی۔ یا کسی انڈر سیکرٹری کے دفتر میں ملازم ہوتے ہی یا کسی بڑی صاحب حیثیت عورت کے کمرہ ملاقات میں پہونچتے ہی اپنے آپ کو سیاستدان سمجھنے لگ گئے۔ وزارتیں کیبنٹ۔ اضلاع کی حکومت اور نو آبادیات کے نظم و نسق پر جو نوجوان مامور تھے۔ وہ اپنا وقت ذاتی ملکی مفاد کے لئے بہتر رنگ میں صرف کرنے کی بجائے آوارگی اور عیش و عشرت میں ضائع کر رہے تھے۔ اور ظاہر ہے کہ نااہل لوگوں سے کام کرانے کا نتیجہ کیا ہو سکتا ہے چنانچہ سامان جنگ کی تیاری میں کمی آ گئی۔ آرڈروں کی تعمیل نہ ہو سکی۔ ہوائی جہاز تیار نہ ہوئے یا کار؟ ٹینک اور گولہ بارود کبھی بھی ضرورت کے موقعہ پر نہ پہونچے۔

۱۹۱۸ء سے لے کر ۱۹۴۰ء تک فرانس نے ہر قسم کی جمہوری حکومت کے ماتحت ہر نوع کا عیش کیا۔ وزارتیں ایک ناقابل عمل سکیم کی طرح گرتی تھیں۔ شرارتیں بڑھ گئیں۔ فسادات میں فرانسیسی خون پیرس میں بھی بہا۔ اور اس کے نتیجہ میں جو تباہی آئی۔ اس کا اندازہ کرنا مشکل ہے

لیکن اس کی ذمہ داری اس تعلیم پر تھی "جو فارغ وقت" کے نام کے پردہ میں کاہلی کا سبق دے رہی تھی۔ قہوہ خانہ کا کونہ سب کے لئے ایک ضروری شغلہ تھا۔ ۴۰ گھنٹے کام کرنے کے بعد ایک مزدور بچہ اپنے گھر کچھ بچا کر لے جاتا تو بجائے دگنا خرچ کر جاتا تھا۔ اور اس کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ شراب کے تاجروں کو خاصہ فائدہ ہوا۔

یقیناً وہ فرانسیسی جو جرمن بمباری کے باعث شمالی میدان جنگ میں تباہ ہو گئے اور وہ جن کے پاس ٹینک شکن اور طیارہ شکن توپیں نہ تھیں۔ وہ ان ذمہ دار حکام کے خلاف انتقام۔ انتقام پکاریں گے۔ جن کی غفلت سے یہ چیزیں تیار نہ ہوئیں۔ اور سب سے بڑھ کر ان کے خلاف جن کی مجرمانہ کوتاہی اور فقدان احساس ذمہ داری کے باعث یہ بدنظمی اور انارکی پیدا ہوئی۔ ان ایام میں جرمنی پکار پکار کر اعلان کر رہا تھا۔ کہ مکھن کی بجائے توپیں زیادہ ضروری ہیں۔ اپنی ملکی پیداوار کو کم کرنے کی تلقین کرنا نہ صرف قومی جرم تھا۔ بلکہ انتہا درجہ کی بددیانتی بھی تھی۔ ان لوگوں نے ڈکٹیٹر ملکوں کو زیادہ سے زیادہ امداد مہیا کی۔ اور آج وہ مخلص فرانسیسی جو جرمنی میں جنگی قیدی ہیں۔ وہ جرمنی کی خوشحالی اور جسمانی اور اخلاقی صحت کے متعلق گواہی دے سکتے ہیں۔ یہ حقیقت مسلمہ ہے۔ کہ جرمنی میں لوگ آزاد نہیں۔ لیکن یقیناً وہاں بدنظمی اور انارکی بھی نہیں۔ وہاں ہر جگہ کام ہو رہا ہے۔ کام جو کہ خوشحالی کے ساتھ زندہ رہنے والی قوم کے لئے سب سے بڑی خوش قسمتی ہے۔

کاش کہ فرانس اسے یاد رکھے۔ اور اس سے فائدہ اٹھائے۔

خاکسار ناصر احمد واقف تحریک جدید

وصیتیں

نوٹ۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۶۵۵۹ ۔ منکہ محمد عبد اللہ ولد میاں نظام الدین قوم راجپوت پیشہ چوکیداری عمر تخمیناً ۶۰ سال تاریخ بیعت بعہد حضرت خلیفہ اول ساکن سٹھیالہ چک ۵۰ ڈاکخانہ چک ۴۹ ج ب تحصیل و ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مارچ ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد کی تفصیل یہ ہے۔ ایک قطعہ اراضی سکنی دس مرلہ محلہ دار الرحمت میں میں نے مبلغ ۲۲۵ روپے کو حضرت میاں بشیر احمد صاحب سے خرید کیا ہے۔ جو ابھی سفید پڑا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ مبلغ ۳۰ روپے ششماہی مجھے تنخواہ کے طور پر گورنمنٹ کی طرف سے ملتے ہیں چونکہ مالیہ میں ہی وضع کر لئے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں چار ایکڑ زمین بھی مجھے گورنمنٹ کی طرف سے برائے کاشت ملی ہوئی ہے۔ جس کی سالانہ آمدنی تقریباً ایک صد ساٹھ روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں۔ میں اس ساری جائداد جس کا اندازہ اوپر درج ہے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ زمین کی آمد کا حصہ ششماہی فصل پر چندہ عام کے ساتھ ادا کر دیا کروں گا۔ انشاء اللہ العزیز اور اپنی آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا اس کے علاوہ میرے مرنے کے بعد جو بھی میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ خدا تعالیٰ میری اس وصیت کو قبول فرمائے آمین

العبد۔ محمد عبد اللہ ولد میاں نظام الدین سکنہ موضع چک ۵۰ ج ب ضلع لائل پور نشان انگوٹھا گواہ شد۔ عبد الرحمن پسر موصی بقلم خود گواہ شد۔ شیخ محمد یوسف صاحب قائد خدام الاحمدیہ لائل پور

نمبر ۸۱۷۱ ۔ منکہ حافظ محمد رمضان ولد مولا بخش صاحب قوم راجپوت کھوکھر پیشہ تعلیم عمر تیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار الرحمت قادیان ڈاکخانہ قادیان صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ جولائی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت ایک مکان خام (ایک کمرہ پر مشتمل) محلہ دار الرحمت میں ہے جو اندازاً تین صد روپے ملکیت کا ہے۔ اس کے سوا میری اس وقت اور کوئی جائداد نہیں۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد منقول یا غیر منقول ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میرے پاس کوئی مستقل کام نہیں۔ میں تحریک جدید کی ایک ٹیوشن کرتا ہوں جس کے عوض میں تحریک جدید سے ۱۵ روپے ماہوار پاتا ہوں۔ اس کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا ہوں گا۔ علاوہ ازیں جو آمدنی ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی ادائیگی کرتا رہوں گا۔ اگر میں اپنی جائداد کا کچھ حصہ اپنی زندگی میں ادا کر دوں تو اسے منہا سمجھا جائے گا۔

العبد۔ نشان انگوٹھا۔ حافظ محمد رمضان صاحب مولوی فاضل گواہ شد۔ بشارت احمد بشیر ابن مولوی عبد الرحمن صاحب جٹ گواہ شد۔ سراج دین احمدی

حب ایارج فیقرا

سر کی تمام بیماریوں مثلاً مالیخولیا فالج، سکتہ، رعشہ، شقیقہ وغیرہ کے لئے بے حد مفید ہے۔ قیمت ۱۲ ؍

طبیہ عجائب گھر قادیان

تریاق کبیر

اسم بامسمیٰ تریاق ہے۔ کھانسی، نزلہ، دردسر، ہیضہ، بچھو اور سانپ کے کاٹے کے لئے لب فرا سا لگانے سے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپے بارہ آنے درمیانی شیشی ۱؍ چھوٹی شیشی ۹؍

ملنے کا پتہ دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

تعلیم و دینیات کے لئے ہمیشہ کام آنے والی کتابیں

تعلیمی نصاب بدلتا رہتا ہے۔ اور جو کتابیں ایک سال پڑھائی جاتی ہیں۔ دوسرے سال اس کی جگہ نیا کورس مقرر کیا جاتا ہے لیکن

(۱) کلید ترجمہ قرآن مجید مجلد قیمتی ۳ روپے
(۲) گلدستہ تعلیم الدین مجلد قیمتی ڈیڑھ روپیہ
(۳) فقہ احمدیہ نو طبع قیمت آٹھ آنہ

رعایتی قیمت بجائے پانچ روپیہ کے چار روپیہ علاوہ محصولڈاک آپ کے اور آپ کے اہل و عیال اور بیوی بچوں کے ہمیشہ کام آتا رہے گا۔

انتخاب صحاح ستہ مترجم

یہ عجیب و غریب کتاب حدیث شریف کی چھ مشہور و معروف کتب (۱) بخاری (۲) مسلم (۳) ابن ماجہ (۴) ابو داؤد (۵) ترمذی (۶) نسائی کا بہترین انتخاب ہے مولف کی سالہا سال کی جدوجہد کا نتیجہ ہے۔ قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ علاوہ محصولڈاک

المشتہر

حکیم محمد عبد اللطیف شہید منشی فاضل ادیب فاضل قادیان

اسقاط حمل کا مجرب علاج

حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں ان کے لئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح اول شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کا تجویز کردہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین، خوبصورت، تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس دوا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنے۔ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر بارہ روپے

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح اول دواخانہ معین الصحت قادیان

اخبار و افکار

قطانیہ الجیریا ریڈیو نے کل یہ خوشخبری سنائی۔ کہ قطانیہ فتح ہوگیا۔ اور برطانوی آٹھویں فوج اس میں داخل ہوگئی ہے۔

قطانیہ سسلی کی مشہور بندرگاہ ہے۔ یہاں محوری فوجوں نے اتحادی افواج کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ مگر بالآخر مقابلہ کی تاب نہ لاکر بھاگ کھڑی ہوئیں۔

یہ شہر کوہ اٹنا کے دامن میں واقع ہے مسینے سے بجانب جنوب مغرب ۵۹ میل دور بذریعہ ریل۔ قطانیہ کے میدان کی زرخیزی نے شہر کو "خوبصورت قطانیہ" کا نام دے رکھا ہے۔ غلّہ کی پیداوار کے باعث اسے "سسلی کا ذخیرہ" بھی کہتے ہیں۔ زلزلوں اور اٹنا کی آتش فشانیوں کی وجہ سے یہ شہر کئی مرتبہ تباہ ہوا۔ لیکن اس کو نقش ثانی ہمیشہ نقش اولی سے بہتر بنا۔ یہاں ریشم اور سوتی کپڑے کی صنعتیں ہیں۔ عنبر۔ لاوا۔ اور لکڑی کی بہت اشیاء بنائی جاتی ہیں۔

اوریل تازہ اطلاعات کے مطابق اوریل کے محاذ پر جرمن افواج کے پاؤں اکھڑ گئے ہیں۔ اور انہوں نے شہر کو خالی کر دیا ہے روسی افواج کی اس کامیابی سے یہ امر واضح ہے۔ کہ روسی افواج کا جوابی حملہ و اقدام اتنا شدید ہے۔ کہ جرمنی کی جارحانہ کارروائی نہ صرف ختم ہو چکی ہے۔ بلکہ وہ اب دفاعی جنگ لڑنے پر مجبور ہو رہا ہے۔

اوریل ماسکو سے جنوب مغرب کی جانب بذریعہ ریل ۲۲۲ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہ شہر ۱۸۴۸ء میں اور بعد ازاں ۱۸۵۸ء میں نذر آتش ہوگیا تھا۔ اب تین سال سے پھر جنگ کی آگ کا نشانہ ہے ۱۹۱۹ء میں یہاں ایک یونیورسٹی قائم کی گئی تھی۔

زعماء مجالس انصاراللہ کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

متعدد بار تاکید کی جاچکی ہے۔ کہ مجالس انصار اللہ کی کارگذاری کی ماہوار رپورٹ ہر ماہ کی پانچ تاریخ تک دفتر مرکزیہ میں پہنچ جانی چاہیئے۔ تا حضرت امیر المؤمنین کے حضور انصار اللہ کی کارگذاری کی رپورٹ باقاعدہ اور بروقت پیش ہوتی رہے۔ اور یہ بھی تاکید کی جاچکی ہے۔ کہ اگر کچھ بھی کارگذاری مہینہ میں نہ ہوئی ہو۔ تو بھی اطلاع دے دی جایا کرے۔ کہ اس ماہ میں کچھ کام نہیں ہوسکا۔ تا مرکز کو کسی مجلس کی رپورٹ کا انتظار تو نہ رہے۔ اور یہ بھی علم ہوتا رہے۔ کہ کون سی مجلس اپنے فرائض کے بجا لانے میں قاصر رہی۔

گذشتہ ماہ میں مندرجہ ذیل مجالس انصار اللہ نے رپورٹیں نہیں بھجوائیں۔ جنہیں اس اعلان کے ذریعہ پھر تاکید کی جاتی ہے۔ کہ وہ گذشتہ ماہ کی رپورٹ بھی جلد از جلد بھجوائیں۔ اور اس ماہ کی بھی۔

اور جن مجالس کی باقاعدہ رپورٹیں آئی ہیں۔ اُن سے بھی میں درخواست کروں گا۔ کہ وہ بروقت رپورٹ بھجوانے کی کوشش فرمایا کریں۔ اکثر مجالس کی رپورٹیں تاریخ گذرنے کے دیر بعد پہنچتی ہیں۔ جن مجالس سے گذشتہ ماہ رپورٹ نہیں آئی انکی فہرست یہ ہے:۔

کلکتہ۔ برہمن بڑیا۔ گوجرہ۔ درگانوالی ضلع سیالکوٹ۔ کوٹلی ہرنرائن ضلع سیالکوٹ۔ اُورا بھاگو بھٹی ضلع سیالکوٹ۔ کراچی۔ مالیرکوٹلہ۔ عالم گڑھ۔ شاہ مسکین۔ کوئٹہ۔ لکھنؤ۔ گورداسپور۔ محمد آباد اسٹیٹ۔ گوکھیکے۔ مردان۔ کیرنگ۔ نوشہرہ ضلع سیالکوٹ۔ فیروز پور شہر۔ چارکوٹ۔ رجی دیوبیک۔ جبل پور۔ لودھراں۔ دانہ زید کا۔ سیالکوٹ شہر۔ بیرم پور دنیاپور۔ مونگھیر دہرم کوٹ بگہ۔ ڈیرہ غازیخاں۔ سنور۔ چک ۹۹ شمالی۔ تہال۔ ڈیرہ دون۔ مکرہام۔ ہڑپہ۔ لائل پور۔ لاہور۔ شملہ۔ اکال گڑھ۔ کھوچک۔ نزگڑھی۔ تلونڈی کھجوروالی۔ قلعہ صوبہ سنگھ۔ کلاس والہ۔ چک سکندر۔ لورنگ۔ مرالہ ریگہ۔ تنگیری۔ کنگنہ۔ کاٹھگڑھ۔ بن باجوہ۔ بھوبھٹی۔ رائے پور۔ عینووالی۔ ڈھڈانجا۔ لدھیانہ۔ آسنور۔

خاکسار۔ شیر علی صدر مرکزیہ مجلس انصار اللہ قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن۔ ۵ اگست۔ روم ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ اٹلی کی کراؤن کونسل کا اجلاس منعقد ہوا۔ اس میں مارشل بڈوگلیو اور جرمن سفیر بھی شامل تھا۔ اس اجلاس میں بہت سے اہم ترین مسائل پر غور کیا گیا۔ اور آئندہ اقدامات کو بھی زیر بحث لایا گیا۔ برلن کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ اتحادی شرائط صلح کو زیر بحث نہیں لایا گیا۔

شکاگو۔ ۵ اگست۔ اطلاع ملی ہے۔ کہ جرمن خفیہ پولیس نے ایک سازش کا انکشاف کیا ہے۔ جس میں برلن کے دفتر خارجہ کے چند افسر اس الزام میں گرفتار کئے گئے ہیں۔ کہ وہ روسیوں کو خفیہ اطلاعات بھیجتے رہے ہیں۔ اس الزام میں دو افسر پھانسی پر بھی لٹکا دیئے گئے ہیں۔

واشنگٹن۔ ۴ اگست۔ امریکہ کی سی آئی ڈی نے امریکہ میں جاپانی اور جرمن جاسوسوں کا جال توڑ دیا ہے۔ اس کا ایک شاہکار یہ تھا۔ کہ اس نے ۱۴ روز میں ۸ جرمن جاسوسوں کو گرفتار کر لیا۔ جو ایک آبدوز میں امریکہ پہنچے تھے پرل بندرگاہ کے واقعہ کے بعد ملک بھر میں چھاپے مارے گئے۔ اور ۷۲ گھنٹوں کے اندر ۱۷۷۱ جاسوسوں اور سازشیوں کو جن میں زیادہ تر جاپانی تھے۔ گرفتار کر لیا۔

لنڈن۔ ۶ اگست۔ یہ امر ابھی مشکوک ہے۔ کہ جرمن افواج روسیوں کو زیادہ دیر تک بریانسک پر روک سکیں گی۔ جرمنی میں ریزرو افواج کی سخت قلت ہے۔ ہٹلر کو شاید عنقریب شمالی فرانس میں لڑائی لڑنی پڑے۔

ماسکو۔ ۷ اگست روسی اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ روسیوں نے خارکوف کے مورچہ پر ایک بہت بڑا حملہ شروع کر دیا ہے۔ اسے شروع ہوئے تین روز ہو گئے ہیں۔ اور روسی ۴۰ میل لمبے مورچہ پر جرمن ڈیفینس لائنوں کو توڑ کر خارکوف کو بھی پیچھے چھوڑتے ہوئے آگے نکل چکے ہیں۔ اور ۵۰ دیہات و شہروں پر قابض ہو چکے ہیں۔ خیال ہے کہ یہ حملہ بیالگراڈ کی طرف سے شروع ہوا ہے۔ خارکوف وسطی روس کا ایک اہم صنعتی شہر ہے۔ جرمنوں نے امسال مارچ میں قبضہ کیا تھا۔ اوریل سے بریانسک کی طرف بھاگتے ہوئے جرمنوں کا روسی پیچھا کر رہے ہیں۔ اور ان کے پیچھے چھ میل بڑھ گئے ہیں۔ جرمن قیدی گروہ در گروہ روسی صفوں میں لائے جا رہے ہیں۔ ۵ جولائی سے ۵ اگست تک اوریل بیالگراڈ کے محاذ پر ایک لاکھ بیس ہزار جرمن سپاہی اور افسر مارے گئے ہیں۔ ۵۰۰ ۴ ٹینک اور اڑھائی ہزار طیارے برباد کئے گئے ہیں۔ اوریل کے مغرب اور جنوب مغرب کی سڑکیں ٹوٹی پھوٹی جرمن گاڑیوں اور ٹینکوں سے اٹی پڑی ہیں۔

لنڈن ۵ اگست سسلی میں بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ جرمن زبردست مقابلہ کر رہے ہیں۔ سب سے زیادہ زور اڈرانو سے ۱۵ میل شمال مغرب میں ہے۔ جرمن مزاحمت کا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ کٹانیہ کی محوری فوجیں ایٹنا کی قلعہ بندیوں میں پہنچ جائیں۔ سسلی کے مختلف ہوائی اڈوں سے آٹھ سو طیارے ہمارے ہاتھ آئے ہیں۔ ۴۴۳ ویں اطالین ڈویژن کو قیدی بنا لیا گیا ہے۔ مسینا کے علاقہ پر سخت بمباری کی جا رہی ہے۔

واشنگٹن ۶ اگست۔ امریکن فوجوں نے منڈا کی جاپانی چھاؤنی پر قبضہ کر لیا ہے۔

روم ۶ اگست۔ اطالوی ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ اٹلی میں سیاسی حالات بہت نازک ہو رہے ہیں۔ بنکوں میں تمام فاسسٹ سرمایہ ضبط کر لیا گیا ہے۔ ایک اخبار نے لکھا ہے۔ کہ اگر مارشل بڈوگلیو قوم کے منشاء و ارادہ کی خلاف پالیسی پر عمل پیرا رہا۔ تو حالات اور بھی نازک ہو جائیں گے۔ کل بڑے بڑے ملکی نمائندوں نے بڈوگلیو سے درخواست کی۔ کہ قوم کے احساسات کا خیال رکھ کر حکومت کو صلح کے سوال پر غور کرنا چاہیئے۔

لنڈن ۶ اگست۔ برلین خالی ہو رہا ہے اور اس کا ایک حصہ خالی ہو چکا ہے۔ ڈاکٹر گوئبلز نے اسے خالی کرنیکے متعلق جو حکم دیا۔ اسمیں کہا۔ کہ چونکہ برلین پر اتحادیوں کیطرف سے ہوائی حملوں کا سخت خطرہ ہے۔ اس لئے بچوں، عورتوں اور بیکار مردوں کے یہاں ٹھہرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

کراچی ۶ اگست سندھ کے ہندو وزیر ڈاکٹر ہیمن داس نے ایک بیان میں مسٹر جناح اور مسٹر